غزلیں

ڈاکٹر شمیم دیوبندی

○

یکساں کبھی حالات کا نقشہ نہیں رہتا
دنیا یہ تماشا ہے ہمیشہ نہیں رہتا

پھولوں میں نظاروں میں کشش کچھ نہیں رہتی
جب سامنے میرے ترا جلوا نہیں رہتا

پہچانتے ہیں مجھ کو سبھی سیل رواں سے
گر اُڑنے لگے ریت تو دریا نہیں رہتا

رکھنا ہے تجھے یاد کہ اس شیشۂ دل میں
آجائے اگر بال تو شیشہ نہیں رہتا

کھو جاؤں میں جب تیرے تصور کی فضا میں
آنکھوں میں مری کوئی بھی پروا نہیں رہتا

اللہ برے وقت سے محفوظ ہی رکھے
اپنوں کی طرح کوئی بھی اپنا نہیں رہتا

کیا جانے شمیمؔ آج خلش کیسی ہے دل میں
اچھا بھی میں ہو جاؤں تو اچھا نہیں رہتا

فیض کلینک، 326/5 لال مسجد، دیوبند، سہارنپور۔247554

خان حسنین عاقبؔ

○

اگر تجھے بھی یاد ہیں قیادتوں کے کچھ اصول
تو میرے راہ بر مجھے ہے تیری رہبری قبول

ستم ظریفی اپنی جاکے کس سے ہم کہیں بتا
سزا ہماری مدتوں، تری بس ایک پل کی بھول

یہ عشق بھی دکھاتا ہے کمال کی دورنگیاں
کہیں کہیں یہ فرض ہے، کہیں کہیں ہے یہ فضول

مچا رہا تھا شور و شر دروغِ وقت کا ہجوم
عصائے حق لیے چلے صداقتوں کے کچھ رسول

کبھی کبھی محبتوں میں اختصار ہوتا ہے
ذرا سی بات ہو اگر، تو دیجیے اسے نہ طول

محبتوں نے فاصلے دلوں کے سب مٹا دیے
وہ پھونک بھر میں اُڑ گئی جو تھی کدورتوں کی دھول

تھا اُن پہ قرض عشق کا، ہمیں اسی کی تھی طلب
اُسی پہ تھا ہمیں یقیں، وہی نہ ہوسکا وصول

جنابِ عاقبؔ آپ کی سخنوری ہے بے نظیر
کہ جیسے دل پہ ہوتا ہے خیالِ یار کا نزول

ٹیچرس کالونی، واشم روڈ، پوسد، مہاراشٹر۔445215